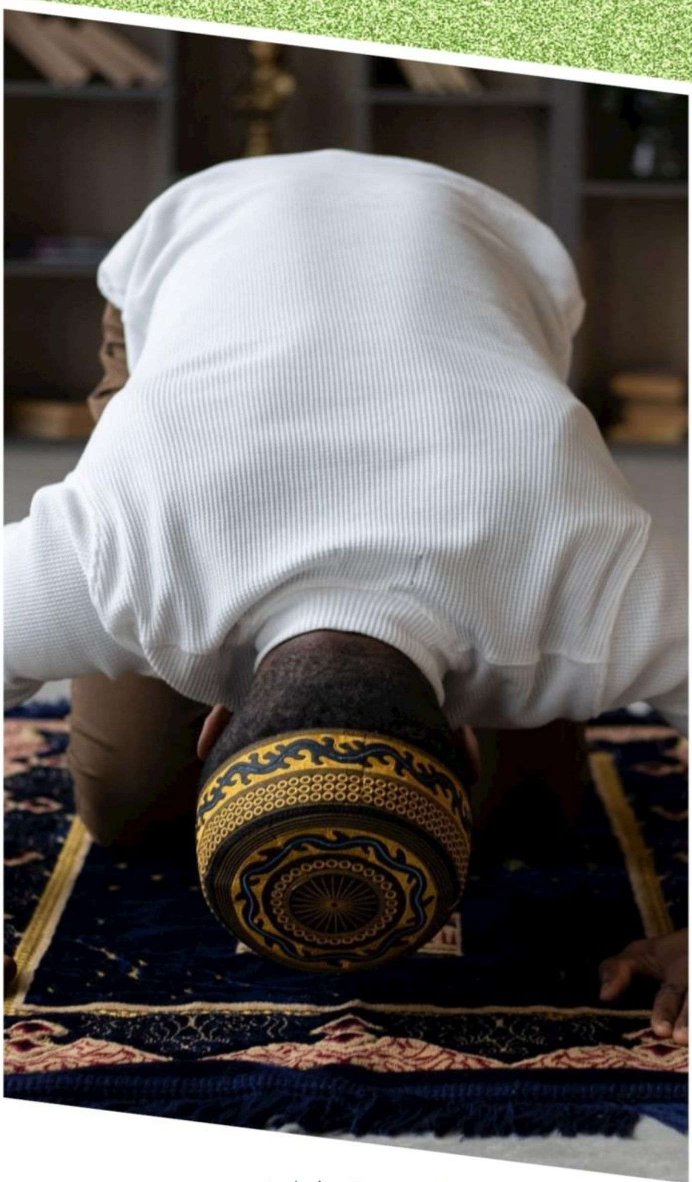
نابالغ کی امامت کا مسئلہ



تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

زمانے کے حالات نے ایسی کروٹ بدلی کہ یہودوہ ُنود کی بے راہ رَوی (گمراہی) کی یلغار (حملہ) نے لوگوں کوکَج فَہْم (نا سمجھ) بنادیا۔ جس طرح اُن کے راہِبوں/عُلماء نے اُن کو اپنی مرضی کے مسائل کو جگہ دی ویسے ہی اُن کی دیکھا دیکھی چند نام کے مسلمان مُجتہدوں نے دینِ حقّہ کے مُتَّفقہ مسائل کو اپنی کم علمی اور کم مائیگی (کم حیثیت) کا نشانہ بنایا جس میں ایک مسئلہ "نابالغ کی اِمامت" کا ہے جو صدیوں سے رائج ہے جسے اِس پُر فتن دور میں ایک نئی جِدّت کے ساتھ حضرت مَمدوح حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی مدّظِلّہ العالی نے پھر اُجاگر کیا ہے کہ جہاں کہیں عقیدت واِحترام کے گلشن کو گ َرد ڈھانپنے کی کوشش کرے وہاں اُس کی صفائی کی اَشد (سخت) ضرورت ہوتی ہے اُس کا حق حضرت ممدوح نے مکمل طور پر ادا کیا ہے۔ یہ کتابچہ (رسالہ) علم کے مُتلاشیوں کے لئے روشنی کا مینار ہے بلکہ خطیب واِمام کے پاس اِس کا ہونا از حد (نہایت) ضروری ہے۔ یہ رِضویّت کے ایک مہکتے ہوئے پھول کی خوش رنگی اور خوشبو کا اظہار ہے۔ حضرت ممدوح نے فقہ کے بَحر (سمندر) میں غَوطہ زَن ہو کر چند ایسے موتی نکالے ہیں جو کہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور ایک ایسا گُلدستہ بنادیا ہے جس سے سب دل و دماغ مُعطَّر (خوشبودار) ہو گئے ہیں۔

حکیم قاری اعجاز احمد بدر القادری قُطب شاہی

مدینہ آباد، فیصل آباد

☆......☆......☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

پیش لفظ

غیر بالغ کی اِمامت کے قائل غیر مقلدین وہابی تو تھے ہی لیکن ٹیڈی مُجتہدین بھی اُن کے حامی ہوگئے تیسرے نیم مُلّا خطرۂ ایمان بن گئے جبکہ فقہ کی کسی کتاب سے غیر ظاہر الروایۃ سے جواز کا حوالہ گیا چوتھے نماز چور نمازی بھی خوش ہوگئے کہ اپنا ننّھا حافظ موجود ہے تو پھر تراویح میں مہنگے حافظ کے کون نخرے برداشت کرے۔ فقیر نے اِن چاروں کے لئے یہ رسالہ مُحقّقانَہ (تحقیق پر مبنی رسالہ) پیش کیا ہے تاکہ مسلمانوں کی نمازیں بالخصوص تراویح ضائع نہ ہوں۔

نمازی برادری: نماز فرائض ہوں یا نوافل (تراویح وغیرہ) سے رضائے حق تعالیٰ مطلوب ہے تو اِمام اُسے مقرّر کریں جو شرعی شرائط رکھتا ہے مثلاً سنّی العقیدہ بقدرِ ضرورت مسائل وطہارت کے مسائل سے واقف عالم دین ہو تو سبحان اللہ۔ حافظ، قاری اور داڑھی مُشت برابر کا پابند، نیک، تراویح کے لئے شرعی شرائط کے مطابق تلاش کریں فصلی تاجر حافظ سے پرہیز کریں اگر نہیں ملتا تو اُس سے چند آیات سے تراویح پڑھنا بہتر ہے۔ غیر بالغ حافظ، قاری کتنا ہی خوش اِلحان ہو اُس کے پیچھے تراویح، فرائض ونوافل، جنازہ ہر طرح کی نماز ناجائز ہے اگرچہ اُس کی اپنی نماز ہوگی اور غیر بالغوں کی بھی لیکن بالغ مردوں اور عورتوں کی نہ ہوگی۔ اِس کی تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیفِ ہٰذا سے بڑھ کر اتنا بڑا مواد نہ ملے گا۔ ان شاءاللہ

ھٰذا آخِرُ ما رَقَمَہٗ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۷ رجب ۱۴۱۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد! اَہلِ اسلام کی خوش بختی ہے کہ اُن کے چھوٹے بچے بھی حِفظ القرآن کی دولت سے مالا مال ہیں ورنہ سابِقہ اُمم(گزشتہ امتوں) کے صرف انبیاء علیہم السلام ہی حافظِ کُتب الٰہیہ ہوتے۔

نیز یہ بھی اُن کی سعادت ہے کہ قرآن مجید تراویح میں سننے کا ذوق رکھتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں مساجِد رشکِ ملائکہ بن جاتی ہیں اور ذوق وفَرَحت(خوشی) کا یہ عالم ہے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حُفّاظِ کرام دو دو تین تین ختم القرآن سنانے کے باوجود بعض مساجد ختم(القرآن) کے لئے خالی رہ جاتی ہیں چونکہ مسلمانوں پر جب سے انگریز لَعین نے قبضہ جمایا اکثر پر جہالت اور اسلامی شُعُور(سلیقہ) کی نہ صرف قلت(کمی) بلکہ جہالت از عُلومِ اِسلامیہ عَین مراد بن گئی اِسی لئے اِسلامی ذوق پورا کرنے کے لئے لاعلمی سے غیر بالغ بچوں(حفاظ) سے تراویح پڑھاتے ہیں بلکہ بوقتِ ضرورت فرضِ عین کی جماعت بھی اُن کی اِقتِدا میں نماز پڑھ لیتے ہیں اِس طرح سے اُن پر فرضِ عین کا بوجھ سر پر رہا اور تراویح کی ادائیگی بے سُود(بے فائدہ) گئی۔

نیم مُلّا: بعض جاہل مولوی نُما اور بعض پروفیسر وُوکلاء اور ڈاکٹر غلط اِجتہاد کا دَم بھرنے والے بھی غلط راہ پر لگا دیتے ہیں اُن میں ایک یہ مسئلہ نابالغ کی اِمامت کا بھی ہے اُن سے سن کر یا اعتماد کر کے نابالغ کے پیچھے پڑھ لی تو اُس کی سزا وہی نیم مُلّا اور جاہل مُجتہد پائیں گے ہاں جب مُحقّقین سن پائیں تب بھی نابالغ کی اِمامت میں نماز پڑھیں گے تو دوہرا(دوگنا) گناہ اُس کے سر پر ہوگا ایک نماز کے عَدمِ جواز کا دوسرا مُحقّقین کے فتاویٰ کو غیر مُعتبر سمجھنے کا۔

مُتَّفق عَلیہ فیصلہ: نابالغ کے پیچھے بالغ مرد وعورت کی نماز ناجائز ہے اِس پر تمام مُحقّقینِ اَحناف کا اِتفاق ہے مندرجہ ذیل کُتب میں تَصریحات(وضاحت) موجود ہیں۔

اَسماءِ کُتُبِ اَحناف: نیم مُلّا اور غلط مُجتَہِدین کو دعوتِ اِصلاح ہے کہ اُن کُتبِ اَحناف وغیر ہم کا فیصلہ پڑھ لیں۔ منیۃ المصلی، کبیری قدوری، جوہرہ نیرہ، کنزالدقائق بحرالرائق، وقایہ عمدۃ الرعایہ، کنوز الحقائق، مستخلص الحقائق، معیار الحقائق، المشہور عینی شرح، عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ، ہدایہ عنایہ، کفایہ، فتح القدیر، قاضی خان، فتاوی عالمگیر، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ سراجیہ، فتاویٰ بزازیہ، فتاویٰ امینیہ، فتاویٰ کبیر، محیط غایۃ الاطاور، مبسوط سرخسی، ابوالمکارم، شرح مختصر وقایہ، نورالھدایہ، طحطاوی، مراقی الفلاح شرح نورالایضاح، ردالمحتار علی درالمختار، منحۃ الخالق علی بحرالرائق، بدائع فتاوی، جامع الفوائد ارکان، خلاصتہ الفتاوی، چلپے حاشیہ، شرح وقایہ مبسوط سرخسی، مظاہر حق، فتاویٰ عبدالحئی و فتح المعین، ابو السعود، قیام اللیل بخاری، عینی شرح بخاری، مُصَنّف ابن ابی شیبہ، خزانۃ العلوم، خزانۃ المفتین، ابوالقاسم، حاشیہ شرح وقایہ وغیرہ۔

نوٹ: صرف نَمونہ کے طور پر چند کُتب مَسطور(مرقوم) کی ہیں ورنہ مسئلہ فقہ کی سینکڑوں کتابوں میں موجود ہے۔

فہرستِ کُتُب غیرِ مُعتَبَرہ: جن سے فتویٰ دینا منع کیا گیا ہے مع نام مُصَنّف کتاب ونام عُلمائے مانعین رَحِمَہُم اللہ تعالیٰ علیہ۔ یہاں کُتُبِ غیر معتبرہ کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے جن سے فتویٰ دینا منع کیا گیا اور غیر معتبر کتاب کے مُقابل اُسی سَطر (لائن) میں اُس کے مُصَنِّف کا نام بھی لکھ دیا ہے اور مانعین عُلماء کا نام بھی درج کر دیا گیا تا کہ فتویٰ نویس لوگ تامل (غور و فکر) کے بعد فتویٰ نقل کریں اور دھوکہ نہ کھائیں۔ وما علینا الا البلاغ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مُصَنِّف کتاب	نام مانعین
۱	قنیہ	ابوالراجا نجم الدین مختار بن محمود زاہد غزیلنی معتزلی	ابن ولہان مولانا برکلی شامی طحطاوی
۲	حاوی	ایضاً	ابن عابدین شامی
۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	مولانا عصام الدین
۴	السراج الوہاج	ابو بکر بن محمد حدادی فخر الدین رومی	مولانا برکلی
۵	مشتمل الاحکام	فخر الدین رومی	ایضاً
۶	کنز العباد	علی بن احمد غوری	جمال الدین مرشد، ملا علی قاری
۷	مطالب المومنین	بدر الدین بن تاج بن عبد الرحیم لاہوری	ابن عابدین شامی
۸	خزانۃ الروایات	قاضی جکن حنفی ساکن قصبہ کن ضلع گجرات	ایضاً
۹	شرعۃ الاسلام	رکن الاسلام امام زادہ محمد بن ابو بکر چوغتی	ابن عابد شامی
۱۰	الفتاوے والصوفیہ	فضل اللہ محمد بن ایوب	مولانا برکلی ابن کمال پاشا
۱۱	فتاویٰ طوری	X	ابن عابدین شامی
۱۲	فتاوی ابراہیم شاہی	قاضی شہاب الدین ملک العلماء یا نظام الدین گیلانی	مولانا عبد القادر بدیوانی
۱۳	خلاصۃ الکیدانی	لطف اللہ نسفی	مولانا عبد الحیٔ لکھنوی
۱۴	ابن بخیم	زین العابدین مصری	ابن عابدین شامی
۱۵	شرح کنز	ملا مسکین	ایضاً

١٦	شرح مختصر وقایه	ابوالمکارم	ایضاً
١٧	ترغیب الصلوٰۃ		
١٨	قرآن خوانی		
١٩	بھشتی زیور	مولوی اشرف علی تھانوی	اِمام احمد رضا بریلوی
٢٠	نور العین	نوٹ۔یہ بھی چند نمونے ورنہ درجنوں کُتُب فتاویٰ وغیرہ کی مُعتَبر ہیں۔	
٢١	فتاویٰ الضرائب		

فھرست قارئین عدم جواز: صحابہ کرام سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عامر تابعین سیّدنا مجاہد، سیّدنا شَعبی، سیّدنا عمر بن عبدالعزیز اور اَقویٰ (قوی) قول کے مطابق اِمام مالک کا بھی یہی مذہب ہے۔اِمام سُفیان ثوری، اِمام اَوزاعی اور اِمام کا بھی یہی مذہب ہے۔

تصریحاتِ صحابہ وتابعین: اِمام مروزی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ "قیام اللیل" میں لکھتے ہیں:

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: "إِمامةُ الْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ جَفَاءٌ وَحَدَثٌ فِي الْإِسْلَامِ [1]

مُصَنَّف "اِبنِ اَبی شیبہ" میں ہے:

حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ أَبُو عِصَامٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لَا يَؤُمُّ غُلَامٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ [2]

اور فرمایا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: «لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتَّى يَحْتَلِمَ». [3]

اور فرمایا:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ فِي الْفَرِيضَةِ وَلَا غَيْرِهَا [4]

---

[1] (مختصر قيام الليل ورمضان والوتر. باب إمامة الغلام الذى لم يحتلم فى قيام رمضان وغيره. 243/1. حديث أكادمي. فيصل اباد– پاكستان. الطبعة: الأولى. 1408 هـ 1988 م)

[2] (المصنف ابن أبي شيبة. كتاب الصلاة. في إمامة الغلام قبل أن يحتلم. 306/1. الحديث 3506. مكتبة الرشد. الرياض. الطبعة: الأولى. 1409)

[3] (المصنف ابن أبي شيبة. كتاب الصلاة. في إمامة الغلام قبل أن يحتلم. 306/1. الحديث 3505. مكتبة الرشد. الرياض. الطبعة: الأولى. 1409)

[4] (المصنف ابن أبي شيبة. كتاب الصلاة. في إمامة الغلام قبل أن يحتلم. 268/3. الحديث3524. دار كنوز إشبيليا. الرياض. الطبعة: الأولى. 1436 هـ 2015 م)

نیز مُصَنَّفِ مذکور میں فرمایا:

حدثنا أبو بكر بن عياش، عن هشام، عن الحسن قال: لا بأس ان يؤم الغلام قبل أن يحتلم [5]

مولوی عبدالعزیز عینی هدایه

اُنہوں نے ''از سُنَن اثرم'' نقل کیا کہ

قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ الَّذِي لَا تَجِبُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتَّى يَحْتَلِمَ [6]

چنانچہ یہ ''اثر کُنوزُ الحَقَائِق'' میں بھی ہیں۔

تَصریحاتِ مُحَقِّقین فُقَہاء کرام:

(۱) اِمام شَمس الاَئِمّہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در مبسوط شرح کافی حاکم شہید نے جلد اول، صفحہ ۱۸۰ میں فرمایا کہ

وَأَمَّا الِاقْتِدا بِالصَّبِيِّ فِي التَّطَوُّعِ فَقَدْ جَوَّزَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الرَّازِيّ لِلْحَاجَةِ إلَيْهِ وَالْأَصَحُّ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ ; لِأَنَّ نَفْلَ الصَّبِيِّ دُونَ نَفْلِ الْبَالِغِ حَتَّى لَا يَلْزَمُهُ الْقَضَاءُ بِالْإِفْسَادِ . وَبِنَاءُ الْقَوِيِّ عَلَى الضَّعِيفِ لَا يَجُوزُ . كَيْفَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : { الْإِمام ضَامِنٌ وَالصَّبِيُّ لَا يَصْلُحُ ضَامِنًا لِفَلْسٍ } فَكَيْفَ يَصِحُّ مِنْهُ الضَّمَانُ لِصَلَاةِ الْمُقْتَدِي . [7]

یعنی بہر حال نابالغ کی اِقْتِدا نوافل میں محمد بن مقاتل رازی نے جائز فرمایا وہ بھی بوقتِ ضرورت لیکن اَصح (صحیح تر) یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے۔

حاشیہ: اِمام سبعی نے فرمایا: نابالغ بُلوغت (بالغ ہونے) سے پہلے اِمامت نہ کرائے۔ (صفحہ 12)

حضرت اِبنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ لڑکا جس پر حُدود (شرعی سزا) کے قِیام کا حکم نہیں وہ غیر بالغ ہے وہ اِمامت نہ کرائے۔ حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نابالغ بُلوغت سے پہلے اِمامت نہ کرائے۔ [8] اُویسی غفرلہ '

اِس لئے کہ نابالغ کی نفل کا درجہ بالغ کی نفل کے درجے سے کم ہے اِس لئے کہ وہ توڑ دے تو اُس پر قضاء نہیں دوسرا قَوی کی بناء پر ضَعیف کے پیچھے لازم آتی ہے اور وہ ناجائز ہے کیوں نہ ہو جبکہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اِمام ضامن (ذمہ دار) ہے اور غیر بالغ ضامن (ذمہ دار) بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ خود اُس کے لائق نہیں تو مُقتدی کی نماز کا ضامن کیسے ہو سکتا ہے۔

---

[5] (المصنف ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، في إمامة الغلام قبل أن يحتلم، 306/1، الحديث 3504، مكتبة الرشد الرياض، الطبعة: الأولى، 1409)

[6] (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب الاحق بالإمامة، 140/1، المطبعة الكبرى الأميرية بولاق، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1313 هـ)

[7] (المبسوط، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، 180/1، دار المعرفة، سنة النشر: 1409هـ/1989م)

[8] (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب الاحق بالإمامة، 140/1، المطبعة الكبرى الأميرية بولاق، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1313 هـ)

مَبسوط کاتعارف:(۱)اِمام شامی جیسامُحقّق ''رَدُّالمختار''کی جلداول میں اِس کتاب کاتعارف کراتے ہیں:

مَبْسُوطُ السَّرَخْسِيِّ لَا يُعْمَلُ بِمَا يُخَالِفُهُ، وَلَا يُرْكَنُ إِلَّا إِلَيْهِ، وَلَا يُفْتَى وَلَا يُعَوَّلُ إِلَّا عَلَيْهِ [9]

(۲)عالمگیری کے بابِ اِمامت میں ہے:

وَالْأَصْلُ فِي هَذِهِ الْمَسَائِلِ أَنَّ حَالَ الْإِمَامِ إِنْ كَانَ مِثْلَ حَالِ الْمُقْتَدِي أَوْ فَوْقَهُ جَازَتْ صَلَاةُ الْكُلِّ وَإِنْ كَانَ دُونَ حَالِ الْمُقْتَدِي صَحَّتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ وَلَا تَصِحُّ صَلَاةُ الْمُقْتَدِي [10]

یعنی اِن مسائل کا قانون یہ ہے کہ اِمام کا حال اگر مُقتدیوں سے قوی یا برابر ہو تو جائز ہے اگر امام مُقتدی سے حال میں کم ہو تو اِمام کی نماز صحیح ہو جائیگی مُقتدیوں کی نماز ناجائز ہو گی۔

مضبوط ضابطہ فقہ:نیم مُلّا اور ٹیڈی مُجتہد سر سری طور پر مسائلِ فقہ کو دیکھ کر اُسے عقلی ڈھکوسلوں (مبالغہ آمیز باتوں) سے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں بھی کچھ ایسی کاروائی کو کارگر (باا ثر) بنایا جاتا ہے کہ لڑکا نابالغ جب اِمامت کراسکتا ہے اور مُقتدی اُس کام کا اَہل نہیں تو پھر اُس کی اِقتِدا میں کونسا حَرج ہے۔ فُقہاءِ کرام نے اُن کے اِس خیالِ خام (بیہودہ خیال) کا ردّ یوں کیا ہے کہ اَقویٰ کی اِقتِدا اَضْعَف سے نہیں ہوسکتی اور یہ صرف نابالغی کی بات نہیں اور بھی بہت سے مسائل اِس قاعدہ پر مبنی ہیں مثلاً(۱)اِقتِدا(۲) بامرأۃ(۳)اِقتِدا الطاہر بمُحدِث وبے وضو، وجُنب(۴)اِقتِدا المکتی(کپڑے پہننے والا) بالعاری(کپڑوں سے ننگا وغیرہ وغیرہ) اگر تمہارا اعذرِ لنگ قابلِ قبول ہو تو اِسلام کے بے شمار مسائل کو خیر باد کہنا پڑتا ہے اِسی لئے محدّثین نے فُقہاءِ کرام کو داد دی کہ اُن کی نگاہ مسائل کے ہر پہلو پہ ہوتی ہے اور سر سری نگاہ رکھنے والا صرف اپنے ایک مقصد تک محدود رہتا ہے جیسے دورِ حاضرہ کے ٹیڈی مُجتہِدین کا حال ہے اِس کی مثال نابالغ کی اِمامت بھی ہے کہ ضرورت کو دیکھ کر اِسلام کے ضَوابِط (قوانین) تو ختم نہیں کئے جاسکتے۔

قاعدہ مذکورہ کی تحسین:علامہ حَلبی رحمۃاللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ قاعدہ مذکورہ ایک ایسا عجیب ضابطہ ہے کہ اُس سے بے شمار مسائل کا اِستخراج واِستِنباط (دریافت) کیا جاسکتا ہے۔

مُحیط کا تعارف:عالمگیری وغیرہ نے نابالغ کی اِمامت کے عدمِ جَواز کا حوالہ مُحیط سے لیا ہے اِس کا تعارف ضروری ہے۔اِس مُحیط کے مُصَنِّف اِمام برہان الدین علی صاحب ذخیرہ برہانی ہیں۔آپ مجتہد فی المسائل اور فقہ النفس وصاحب البصیرۃ وصاحب النظر وصاحب الترجیح تھے۔ فقہ میں مطلقاً جہاں بھی مُحیط کا حوالہ ہو تو اُنہی کی مُحیط مراد ہے۔ [11]

---

[9] (رد المحتار على الدر المختار، باب مقدمة، 68/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

[10] (فتاویٰ الهندية، كتاب الصلاة وفيه اثنان وعشرون بابا، الفصل الثالث في بيان مع يصلح إماما لغيره، 86/1، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 ھ)

[11] (حلبی تلمیذ ابن ہمام نے شرح مینہ میں اور مولوی عبدالحیٔ لکھنوی مرحوم نے مقدمہ شرح وقایہ میں بحوالہ مذکور)

فائدہ: مُحیط ایک اور بھی ہے اُس کے مُصَنِّف اِمام رضی الدین ہیں وہ بھی معمولی شخصیت نہیں۔آپ بھی مجتہد فی المسائل ہیں لیکن پہلی مُحیط کے مُصَنِّف سے بہت کم اور دوسرے فُقَہاء سے بلند و بالا۔

(۳)''فتاویٰ امینیہ''میں ہے:

إِمَامَةُ ٱلصَّبِيِّ لِلرِّجَالِ فِي ٱلتَّرَاوِيحِ لَا يَجُوزُ عَلَى ٱلصَّحِيحِ, وَلِلصِّبْيَانِ يَجُوزُ. خَزَانَةُ ٱلْمُفْتِينَ (ٱنْتَهَىٰ).

وَفِي ٱلْفَتَاوَىٰ ٱلْكَبِيرِ: لَا يُقْتَدَىٰ بِهِ فِي ٱلتَّرَاوِيحِ عَلَى ٱلصَّحِيحِ, وَإِنْ قَالَ بِٱلْجَوَازِ أَكْثَرُ ٱلْخُرَاسَانِيَّةِ, وَيَقْتَدِي ٱلصَّبِيُّ بِٱلصَّبِيِّ. جَامِعُ ٱلرُّمُوزِ (ٱنْتَهَىٰ).[12]

(۴)''فتاویٰ کبیر''میں ہے کہ لَا يَجُوزُ ٱلْإِقْتِدَاءُ بِٱلصَّبِيِّ فِي ٱلتَّرَاوِيحِ وَإِنْ كَانَ ٱبْنَ عَشَرِ سِنِينَ هُوَ ٱلصَّحِيحُ. خَزَانَةُ ٱلْعُلُومِ.[13]

(۵)اِسی میں ہے کہ وَبِعَدَمِ ٱلْجَوَازِ أَخَذَ حُسَامُ ٱلدِّينِ.[14]

تعارف اِمام حسام: فتاویٰ میں اِمام حسام الدین نے فرمایا ہم عَدمِ جواز کا قول لیتے ہیں یہ اِمام مجتہد فی المذہب الحنفی تھے اور کُتُب طبقات الحنفیہ میں اُن کے بہت بڑے کمالاتِ علمیہ کا ذکر ہے۔

(۶)اِسی میں ہے کہ

إِمَامَةُ ٱلصَّبِيِّ فِي ٱلتَّرَاوِيحِ وَٱلسُّنَنِ ٱلْمُطْلَقَةِ جَوَّزَهَا شُيُوخُ بَلْخٍ وَلَمْ يُجَوِّزْهَا شُيُوخُنَا. ٱلْمُخْتَارُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ إِنْ كَانَ ٱبْنَ عَشَرِ سِنِينَ, وَقَالَ ٱلسَّرَخْسِيُّ: ٱلْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ. وَإِلَيْهِ ٱلْخَلَاصَةُ: جَوَّزَهَا فِي ٱلتَّرَاوِيحِ شُيُوخُ ٱلْعِرَاقِ وَبِهِ نَأْخُذُ. أَبُو ٱلْقَاسِمِ.

یعنی ابوالقاسم حاشیہ شرح(وقایہ)نابالغ کی اِمامت تراویح وسُنَنِ مطلقہ میں بلخ کے مشائخ نے ناجائز بتائی ہے اور ہمارے مشائخ ناجائز فرماتے ہیں مختار بھی یہی ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی اِمامت ناجائز ہے اور ''ابو المکارِم''میں ہے نصیر بن یحییٰ نے فرمایا کہ نابالغ کی اِمامت جائز ہے جب دس(10)سال کا ہوا۔اِمام سرخسی نے فرمایا صحیح تر یہ ہے کہ ناجائز ہے اور خلاصہ میں ہے کہ مشائخِ خراسان نے تراویح میں جائز کہا اور عراق کے مشائخ نے ناجائز فرمایا ہے اور ہم اُسی پر عمل کرتے ہیں۔(ابوالقاسم حاشیہ، شرح وقایہ)

---

[12] ترجمہ: نابالغ بچے کی امامت مردوں کے لیے تراویح میں۔ صحیح قول کے مطابق جائز نہیں۔ لیکن بچوں کے لیے جائز ہے۔ حوالہ "خزانۃ المفتین" سے لیا گیا ہے۔ فتاوی کبیر کے مطابق: صحیح قول کے مطابق تراویح میں بچے کی اقتدا نہیں کی جاسکتی۔ گرچہ اکثر خراسانی فقہاء نے جواز کا قول کیا ہے۔ ایک بچہ دوسرے بچے کی اقتدا کر سکتا ہے۔

[13] ترجمہ: بچوں کی امامت میں اقتدا کرنا جائز نہیں۔ یہ مسئلہ خاص طور پر تراویح کی نماز کے بارے میں ہے۔ یہاں تک کہ اگر بچہ دس سال کا بھی ہو، تب بھی اس کی اقتداء جائز نہیں۔ یہ صحیح رائے یا قول ہے۔

[14] ترجمہ: "اور جواز کے نہ ہونے کی صورت میں"۔

فائدہ: ترجیح اُسی کو ہوتی ہے جہاں فقہاء فرمائیں وَبِهِ نَأْخُذُ۔[15]

سوال: محمد بن مُقاتل رازی کے نزدیک تراویح میں اِقتدِا بِغلام جائز ہے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ثابت ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ أَنَّ إِمامةَ الصَّبِيِّ فِي التَّرَاوِيحِ تَجُوزُ؛ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَؤُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي التَّرَاوِيحِ وَكَانَ صَبِيًّا.[16]

یعنی محمد بن مُقاتل رازی نے فرمایا کہ صرف تراویح میں نابالغ کی اِمامت جائز ہے اِس لئے کہ حسن بن علی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی تراویح میں اِمامت کرتے تھے۔

جواب: ایک طرف محمد بن مُقاتل اکیلے دوسری طرف اِمام سرخسی و برہان الدین وحسام الدین اور صحابہ میں ایک طرف امّاں عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری طرف اُن کے والد گرامی ابو بکر صدیق اور عمر وابنِ مسعود ابن عباس رضی اللہ عنہم فیصلہ ظاہر ہے کہ اکیلی بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کا اِجتہاد دوسرے اکابر صحابہ کے اِجتہاد کے بالمقابل ناقابل قبول ہے جیسے اُصولِ فقہ کا قاعدہ ہے۔

(۷) "رمز الحقائق معروف عینی شرح کنز الدقائق" میں ہے:

وَقَالَ شُيُوخُ بَلْخٍ: تَصِحُّ إِمَامَةُ ٱلصَّبِيِّ فِي ٱلتَّرَاوِيحِ وَٱلسُّنَنِ وَٱلنَّوَافِلِ، وَٱلْمُخْتَارُ أَنَّهُ لَا يَصِحُّ فِي جَمِيعِ ٱلصَّلَوَاتِ.[17]

یعنی اور مشائخ بلخ نے فرمایا کہ غیر بالغ کی اِمامت تراویح و سُنَن ونوافل میں جائز ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نابالغ کی اِمامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے۔

سوال: حضور ﷺ کے زمانہ اَقدس میں ایک غیر بالغ صحابی نے بالغ بزرگ صحابہ کی اِمامت کی تھی تو اب کیوں ناجائز؟

جواب: تفصیل تو آئے گی ان شاءاللہ یہاں اِجمالاً (مختصراً) سمجھ لیں کہ یہ مذہب دراصل شَوافع کا ہے اُن کی تقلید میں غیر مقلدین عمل کرتے ہیں اور ٹیڑی مُجتَہدین کو تو جہاں سے مطلب مل جائے حالانکہ ہم بار بار لکھتے چلے آرہے ہیں کہ ایک طرف عدمِ جواز کے قائل سیّدنا ابو بکر و عمر وابنِ مسعود وابنِ عباس رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف ایک بچے کی بات خود سوچئے کہ حق کدھر ہوگا۔ تفصیل کا انتظار کیجئے۔

(۸) "نورالھدایہ ترجمہ شرح وقایہ اُردو" میں مولوی وحید الزمان لکھنوی (غیر مقلد) "باب الاِمامت" میں لکھتا ہے کہ

اور مروی ہے مُصَنّف ابنِ ابی شیبہ میں کہ کہا عطا اور عمر بن عبد العزیز نے کہ نہ اِمامت کرے لڑکا قبل احتلام کے فرض میں اور نہ غیر فرض میں اور ایسا ہی مروی ہے عامر اور

[15] "ہم اسی رائے یا قول پر عمل کرتے ہیں"۔

[16] (الجوهرة النيرة، كتاب صلاة، بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ، 99/1، المطبعة الخيرية، الطبعة: الأولى، 1322هـ)

[17] (رمز الحقائق في شرح كنز الدقائق للبدر الدين العيني، كتاب الصلاة، باب في بيان أحكام الإمامة، ص 45)

مجاہد اور اشعث سے۔سب کہتے ہیں کہ نہ اِمامت کرے لڑکا جب تک اُس کو احتلام ہووے اور کہاابراہیم نخعی نے کہ نہیں حرج ہے کہ اِمامت کرے لڑکا قبل احتلام کے ماہ رمضان میں یعنی تراویح میں۔ [18]

ازالہ وھم: جواز کی نسبت حضرت اشعث کی طرف صحیح نہیں اِس لئے کہ وہ تو عَدَمِ جواز کے قائل ہیں جیسا کہ قیامُ اللیل اور مُصَنَّف اِبنِ اَبی شیبہ میں تصریح ہے وحیدالزمان نے غلط لکھا ہے اور نہ ہی اُس کا کوئی حوالہ لکھا اِسی لئے اُس کا حوالہ تو نا قابل قبول ہے۔

تحقیق انیق: حضرت علامہ بحر العُلوم لکھنوی رحمۃاللہ علیہ نے اِمام احمد رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے ارکانِ اربعہ میں شَوافع کے رد میں لکھا کہ نابالغ کی اِمامت ابتدائے اسلام کا مسئلہ ہے جیسا کہ نابالغ اِمام کا اپنا بیان اُس دعویٰ کی دلیلِ قوی ہے۔واقعہ مع فیہاوماعلیہاہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ان شاءاللہ

(۹)رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيّ أَنَّهُ أَجَازَ ذَلِكَ فِي التَّرَاوِيحِ. وَالْأَصَحُّ أَنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا. لَا فِي الْفَرِيضَةِ وَلَا فِي التَّطَوُّعِ؛ [19] (بدائع لابی بکر کاسانی)

یعنی محمد بن المُقاتل رازی نے غیر بالغ کی اِمامت تراویح میں جائز فرمایا لیکن صحیح تر یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے نہ فرائض میں نہ نوافل میں۔

تعارف کتاب صَنائع اوراس کا مُصَنِّف رحمۃ اللہ علیہ:

صنائع مذہبِ اَحناف کی بہترین اور بے نظیر کتاب ہے۔اِمام شامی جیسے محقق حنفی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ اِس کے بارے میں "فتاویٰ شامی کتاب الطھارۃ" میں لکھتے ہیں: هَٰذَا ٱلْكِتَابُ جَلِيلُ ٱلشَّأْنِ. لَمْ أَرَ لَهُ نَظِيرًا فِي كُتُبِنَا. [20]

یعنی یہ عظیم الشان کتاب ہے میں نے اَحناف کی تصنیف میں اُس کی نظیر (مثل) نہیں دیکھی۔

من ٱلمحققين ٱلحنفية.

یعنی "بدائع" کے مُصَنِّف حضرت اِمام ابو بکر الکاسانی مُحَقِّقِین حنفیہ سے ہیں۔

الحمدللہ اَحناف کے تمام مُحَقِّقِین، مُصَنِّفِین اور صاحبانِ فتاوے اِس پر مُتَّفِق ہیں کہ غیر بالغ کی اِمامت جائز نہیں نہ فرائض میں نہ نوافل میں نہ تراویح میں نہ جنازہ میں نہ عیدین میں وغیرہ۔

شرح فتاویٰ کے علاوہ بھی اِس طرح ہے۔

---

[18] (نور الهداية ترجمه اردو شرح وقايه.كتاب الصلاة. فصل جماعت كے بيان ميں.1/115.در مطبع نظامي واقع كانپور طبع شد)

[19] (بدائع الصنائع.كتاب الصلاة.فَصْلٌ شَرَائِطُ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ.ج1ص143الى 144.الطبعة: الثانية. 1406ھ 1986م)

[20] (رد المحتار على الدر المختار.كتاب طهارة.أركان الوضوء.1/100.دار الفكر بيروت.الطبعة: الثانية. 1412ھ 1992م)

(۱۰)صاحبِ قدوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ جو صاحبِ تخریج ہیں "قدوری" میں لکھتے ہیں: وَلَا يَجُوزُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَقْتَدُوا بِامْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ.[21]

یعنی بالغ مردوں کو جائز نہیں کہ وہ عورتوں اور غیر بالغوں کی اِقْتِدا کریں۔

(۱۱)علامہ علی حدادی نے "جوہرہ نیرہ شرح قدروی" زیرِ قول لکھا کہ

وَأَمَّا الصَّبِيُّ فَلَا تَجُوزُ إمامتهُ لِلْبَالِغِينَ؛ لِأَنَّهُ مُتَنَفِّلٌ وَفِي التَّرَاوِيحِ جَوَّزَهُ مَشَايِخُ بَلْخِي وَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْكُسُوفِ، وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا. [22]

یعنی بہر حال نابالغ کی اِمامت بالغین کے لئے ناجائز ہے اِس لئے کہ نابالغ کی نمازِ فرض بھی نفل ہے اور تراویح کے لئے مشائخِ بلخ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے ایسے ہی نمازِ عیدین وکسوف اور مختار یہ ہے کہ کوئی نماز بھی نابالغ کے پیچھے ناجائز ہے۔

(۱۲)اِسی "جوہرہ شرح قدوری" میں:

كَذَا فِي الْفَتَاوَى وَفِي الْهِدَايَةِ إمامةُ الصَّبِيِّ فِي التَّرَاوِيحِ وَالسُّنَنِ الْمُطْلَقَةِ جَوَّزَهُ مَشَايِخُ بَلْخِي وَلَمْ يُجَوِّزْهُ مَشَايِخُنَا؛ لِأَنَّ نَفْلَ الصَّبِيِّ دُونَ نَفْلِ الْبَالِغِ حَيْثُ لَا يَلْزَمُهُ الْقَضَاءُ بِالْإِفْسَادِ بِالْإِجْمَاعِ وَلَا يَنْبَنِي الْقَوِيُّ عَلَى الضَّعِيفِ[23]

یعنی تراویح میں نصیر بن یحییٰ سے سوال ہوا کہ کیا غیر بالغ کی اِمامت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا جائز ہے جبکہ وہ دس(10) سال کا ہوا اور اِمام سرخسی نے فرمایا صحیح ہے کہ ناجائز ہے جبکہ وہ دس(10) سال کی طرح اَحکام بالغوں کی اِمامت کرے تو جائز ہے کیونکہ وہ بھی اَحکام میں اُس جیسے ہیں اور محمد بن مُقاتل سے مروی ہے کہ غیر بالغ کی اِمامت تراویح میں جائز ہے کیونکہ وہ بھی احکام میں اس جیسے ہیں اور محمد بن مقاتل سے مروی ہے کہ غیر بالغ کی اِمامت تراویح میں جا کر جائز ہے اس لئے کہ اِمام حسن بن سیّدنا علی رضی اللہ عنہما تراویح میں اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اِمامت کرتے تھے حالانکہ آپ اُس وقت غیر بالغ تھے ایسے ہی فتاویٰ میں ہے اور ہدایہ میں ہے تراویح اور مطلق نوافل میں مشائخِ بلخ نے اِمامتِ صَبی (غیر بالغ کی امامت) جائز فرمائی ہے لیکن ہمارے مشائخ ناجائز بتاتے ہیں اِس لئے کہ غیر بالغ کی نفل مرتبہ میں بالغ کی نفل سے کم ہے اِس لئے کہ بالغ کو نفل توڑنے پر قضاء واجب ہے بخلاف غیر بالغ کے یہ مسئلہ اجماعی ہے دوسری خرابی یہ ہے کہ قَوی کی بِناء ضعیف پر نہیں ہوتی۔

(۱۳)"کنز الدقائق" میں ہے: وفسد اِقْتِدا رجلٍ بامرأةٍ أو صبيٍّ[24]

یعنی اور مرد بالغ کی نماز عورت اور نابالغ کے پیچھے فاسد ہو جاتی ہے۔

---

[21] (مختصر القدوري، كتاب الصلاة، باب صفة صلاة، 29/1، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1418هـ 1997م)

[22] (الجوهرة النيرة، كتاب صلاة، بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، 60/1، المطبعة الخيرية، الطبعة: الأولى، 1322هـ)

[23] (الجوهرة النيرة، كتاب صلاة، بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ، 99/1، المطبعة الخيرية، الطبعة: الأولى، 1322هـ)

[24] (كنز الدقائق، كتاب صلاة، باب الإمامة، 168/1، دار البشائر الإسلامية، دار السراج، الطبعة: الأولى، 1432هـ 2011م)

(۱۴)"شرح کنز "میں ہے: مطلقا ولو في جنازة[25]

یعنی نابالغ کی اِمامت ہو مطلقاً ناجائز ہے نوافل ہو یا جنازہ۔

(۱۵)"مستخلص الحقائق"میں ہے: وفی التراویح اختلاف المشائخ والمختار عدم الجواز[26]

یعنی تراویح میں مشائخ کا اختلاف ہے مختار عَدمِ جواز ہے۔

(۱۶)"کنوز الحقائق حاشیہ کنز الدقائق بحواله فتح المعین"میں ہے:

قوله او صبی مطلقاً سواء کان فی التراویح او لنفل المطلق او غیرهما وقال الشافعی یجوز لماروی ان عمر و بن سلمة ذکره فخر الاسلام وفسد اقتداء رجل قدمه قومه وهو ابن ست أو سبع وکان یصلی بهم ولنا قول ابن مسعود لا یؤم الغلام الذی لا تجب علیه الحدود و عن ابن عباس حتی یحتلم وإمامة عمر و لیست مجموعة منه علیه السلام[27] وعند محمد یصح الإقْتِدا فی خلافتها الصلوات کلها۔

عمر و بن سلمة ذکره فخر الاسلام وفسد اقتداء رجل قدمه قومه وهو ابن ست أو سبع وکان یصلی بهم ولنا قول ابن مسعود لا یؤم الغلام

یعنی اِس قول او صبی یعنی نابالغ کی اِمامت مطلقاً جائز ہے تراویح ہو یا نفل یا کوئی اور نماز اور امام شافعی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ جائز فرماتے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن سلمہ نابالغ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی قوم نے اِمام بنایا اُس وقت اُن کی عمر چھ سات سال (6-7) تھی اور وہ اُنہیں اِمام بن کر نمازیں پڑھاتے تھے۔ ہماری دلیل ہے حضرت اِبنِ مسعود کا ارشاد کہ نابالغ اِمامت نہ کرے جبکہ اُس پر حُدود قائم نہیں ہو سکتیں۔ حضرت اِبنِ عباس نے فرمایا کہ غیر بالغ اِمامت نہ کرے جب تک بالغ نہ ہو اور حضرت عمرو بن سلمہ کی نماز حضور ﷺ کے حکم سے نہیں تھی اِمام محمد کے نزدیک فضل مطلق میں جائز ہے خلاف ابو یوسف مختار یہ ہے کہ اُس کی اِمامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے۔

(۱۷)مذہبِ اَحناف کے مُحقّق مرغینانی صاحبِ ترجیح ہیں "ہدایہ" میں جو کہ مُتون میں سے ہے:

وأما الصبي فلأنه متنفل فلا یجوز إقْتِدا المفترض به وفي التراویح والسنن المطلقة جوزه مشایخ بلخ رحمهم الله ولم یجوزه مشایخنا رحمهم الله ومنهم من حقق الخلاف في النفل المطلق بین أبي یوسف ومحمد رحمهما الله والمختار أنه لا

---

[25] (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، 577/1، دار الفکر بیروت، الطبعة: الثانیة، 1412ھ 1992م)
(شرح متن کنز الدقائق، کتاب صلاة، باب الإمامة، ص:42، دار الکتب العلمیة)

[26] (مستخلص الحقائق لشرح کنز الدقائق

[27] (فتح الله المعین علی شرح الکنز لمحمد منلا مسکین، ص215، مطبعة جمعیة المعارف، 1870م)

يجوز في الصلوات كلها لأن نفل الصبي دون نفل البالغ حيث لا يلزمه القضاء بالإفساد بالإجماع ولا يبني القوي على الضعيف۔[28]

(۱۸)''ابن ہمام ''زیر قول مذکور فرمایا:

وولَمْ يُجَوِّزْهَا مَشَايِخُنَا الْبُخَارِيُّونَ وَقَالُوا: لَا يَجُوزُ عِنْدَهُمْ. وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّقَ الْخِلَافَ بَيْنَ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ فِي النَّفْلِ الْمُطْلَقِ فَقَالُوا إنَّهُ لَا يَجُوزُ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ أَصْحَابِنَا فِي السُّنَنِ، وَكَذَا فِي النَّفْلِ الْمُطْلَقِ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ، وَيَجُوزُ فِيهِ عِنْدَ مُحَمَّدٍ، وَالْمُخْتَارُ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ[29]

یعنی نابالغ کی اِمامت بالغوں کے لئے یوں ناجائز ہے کہ نابالغ کی فرض نماز بھی نفل ہے اِسی لئے فرض والے کی نفل والے کے پیچھے اِقتدا جائز نہیں ہاں مشائخ بلخ نے تراویح ونوافل سُنَن مطلقہ میں جائز فرمایا اُنہیں بعض نے اِمام ابو یوسف واِمام محمد کا اختلاف بھی ثابت فرمایا لیکن مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی اقتدا ناجائز ہے اِس لئے کہ غیر بالغ کی نفل کا مرتبہ بالغ کی نفل سے کم ہے اِس لئے نفل کے فساد پر بالغ کو قضاء واجب ہے نابالغ کو نہیں۔ یہ اجماعی مسئلہ ہے اور قوی کی بناء پر ضعیف پر نہیں ہوتی اور اِبنِ ہمام نے فرمایا نابالغ کی اِمامت مشائخ بخارا نے ناجائز کہا ہے بعض نے اِمام ابو یوسف واِمام محمد کا اختلاف فرمایا اور فرمایا کہ نفل مطلق میں غیر بالغ بالکل ناجائز ہے اِس میں ہمارے اصحاب اَحناف میں کسی کا اختلاف نہیں سُنَن ہوں یا نفل مطلق۔

فائدہ: اَحناف کے عام اَئِمّہ مُحقّقین عَدم جواز کے قائل ہیں اور جواز والے چند گنتی کے ہیں تو اُن کا قول ناقابل عمل ہے۔

(۱۹)''باب الامته فضل ثالث'' میں ہے:

وَإِمامةُ الصَّبِيّ الْمُرَاهِقِ لِصِبْيَانٍ مِثْلِهِ يَجُوزُ. كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ وَعَلَى قَوْلِ أَئِمَّةِ بَلْخٍ يَصِحُّ الِاقْتِدا بِالصِّبْيَانِ فِي التَّرَاوِيحِ وَالسُّنَنِ الْمُطْلَقَةِ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ الْمُخْتَارُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا. كَذَا فِي الْهِدَايَةِ وَهُوَ الْأَصَحُّ. هَكَذَا فِي الْمُحِيطِ وَهُوَ قَوْلُ الْعَامَّةِ وَهُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ. هَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ[30]

یعنی مراہق نابالغ کی اِمامت اپنے جیسے نابالغوں کے لئے جائز ہے ایسے ہی خلاصہ میں ہے ہاں بلخ کے مشائخ کے قول پر جائز ہے کہ بالغ مرد اور عورتیں تراویح وسنن مطلقہ میں نابالغ کے پیچھے پڑھ لیں ایسے ہی ''فتاویٰ قاضی خان'' میں ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نابالغ کی اِمامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے ایسے

---

[28] (الهداية شرح بداية المبتدي، كتاب الصلاة، باب الإمامة، 57/1، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

[29] (فتح القدير، كتاب الصلاة، باب الإمامة، 358/1، دار الفكر)

[30] (فتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة وفيه اثنان وعشرون بابا، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، 85/1، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ)

ہی ''ہدایہ'' میں ہے اور یہی صحیح تر ہے ایسے ہی ''محیط'' میں ہے اور یہی اُن فقہاء کا قول ہے اور ظاہر الراویہ یہی ہے اِس طرح ''بحر الرائق'' میں ہے۔

فائدہ: ''عامة المشائخ'' اور ''ظاہر الروایة'' کی فقہاء کی ایسی زبردست اِصطلاح ہے کہ اُن کے بالمقابل دوسری روایات بمنزلہ منسوخ کے ہوتی ہیں اور سمجھ دار انسان منسوخ احکام پر عمل نہیں کرتا مزید تحقیق آئے گی۔ان شاء اللّٰہ تعالیٰ

(۲۰) علامہ علاؤالدین صاحب ''ردالمحتار'' نے فرمایا:

(ولا یصح اِقْتِدا رجل بامرأة) وخنثی (وصبي مطلق) ولو في جنازة[31]

یعنی مرد بالغ کی اِقْتِدا، عورت و خُنثیٰ اور غیر بالغ کے پیچھے مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ جنازہ ہو یا نفل ہو۔

(۲۱) ''محقق شامی'' نے اِسی جگہ پر شرح لکھی:

من هذا يظهر أنه لا تصح إمامته في الجنازة أيضا وإن قلنا بصحة صلاته وسقوط الواجب بها عن المكلفين لأن الإمامة للبالغين من شروط صحتها البلوغ...والمختار أنه لا يجوز في الصلوات كلها[32]

یعنی اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نابالغ کی اِمامت نماز جنازہ میں بھی ناجائز ہے۔اگرچہ ہم یہ کہہ دیں کہ نابالغ کی نماز صحیح ہے اور اُس کی اِقْتِدا میں مُکلّفین و بالغین سے وُجوب ساقط ہو گیا۔یہ اِس قانون کے خلاف ہے کہ اِمامت کی ایک شرط بُلوغ (بالغ ہونا) بھی ہے اِس لئے نابالغ کی اِمامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے اور یہی مختار ہے۔

(۲۲) ''منیة المصلی'' میں ہے:

وإذا بلغ الضبيّ عشر سنين فأم) البالغين (في التراويح يجوز ذكر في بعض كتب الفتاوى انه لا يجوز وهو المختار[33]

یہ لکھ کر فرمایا: والصحيح[34]

یعنی اور جب لڑکا دس (10) سال کا ہو اور وہ بالغوں کی تراویح میں اِمامت کرائے تو جائز ہے لیکن فتاویٰ میں ہے کہ ناجائز ہے۔

یہی مختار اور یہی صحیح ہے۔

---

[31] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج1 ص 576 الى 577، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ 1992م)

[32] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، 278/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ 1992م)

[33] (منية المصلى وغنية المبتدى، فصل فى التراويح، 63/1، دار الطباعة العامرة، الطعة الاولى 2021)

[34] (حلبى صغير، فصل فى التراويح، 187/1، در سعادت مطبعة عثمانية 1309)

(۲۳)''کبیر'' میں اُس کی شرح میں لکھا: والصحیح قول البو یوسف[35] یعنی اور صحیح اِمام ابویوسف کا قول ہے۔

(۲۴)''عنایۃً شراح ہدایہ'' میں ہے: والمختار أنه لا یجوز في الصلوات كلها[36]

یعنی مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی اِمامت ناجائز ہے۔

(۲۵)''فتاویٰ رضویہ شریف'' میں سائل کے سوال میں اِمام احمد رضا بریلوی قُدّس سرُّہُ نے لکھا ہے کہ صحیح مذہب میں نابالغ بالغوں کی اِمامت نماز میں نہیں کر سکتا۔[37] (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد3، صفحہ214)

فتویٰ مُتَّفَق علیہ: تمام اَحناف کے معتبر فتاویٰ کا یہی فیصلہ ہے کہ غیر بالغ بالغوں کی اِمامت نہیں کر سکتا فرائض ہوں یا تراویح، نوافل ہوں یا جنازہ۔ اہلسنت بریلوی عُلماء کے مُحقّقین مفتیوں کا بھی فیصلہ ہے اور دیوبندی اگرچہ عقائد میں وہابی ہیں لیکن حنفیت کا دَم بھرتے ہیں اِسی لئے اُن کے مُستَند مفتیوں کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ غیر مقلدین وہابی اور ٹیڈی مُجتَہدین اور نیم مُلّا کی اگر کوئی بات مان کر بضد ہے تو پھر سمجھ لے کہ مرنے کے بعد جہاں وہ وہاں تم۔

وماعلینا الا البلاغ

قاعدہ فتویٰ: نیم مُلّا اور ٹیڈی مُجتَہدین عباراتِ فُقہاء اور تصریحاتِ اَحادیث سے دھوکہ کھا جاتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں یہ بھی حضور ﷺ کا معجزہ ہے کہ صدیوں پہلے ایسے گمراہوں اور گمراہ کُنندگان (گمراہ کرنے والوں) کی خبر دی تھی اور وہ یہی جہاں ہیں اِس لئے کہ مفتیٰ بِہ جس پر فتویٰ اور قابل عمل کے قول کے علاوہ کسی عام قول پر فتویٰ دینا یا عمل کرانا گناہ ہے اور وہ گناہ فتویٰ دینے والے اور عام طور مسئلہ بتانے والے کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَہُم اللہ میں سے بہت بڑے مُحقّقین بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکابر صحابہ فتویٰ دینے سے گھبراتے تھے۔ اِمام شامی رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا کہ جب فتاویٰ کی تیس (30) کُتُب یا کم و بیش کی تصریح پر بھی فتویٰ نہ دے جب تک موثوق بِہ (یقینی) قول کا یقین نہ ہو جائے۔ فقیر عباراتِ فُقہاء لکھنے سے پہلے مفتیٰ بِہ قول کے الفاظ عرض کر دے تاکہ کوئی نیم مُلّا ٹیڈی مجتہد کے غلط راہ نہ لگ جائے۔

الفاظ مُفتیٰ بِہ: تمام فُقہاءِ مُحقّقین اور عُلماءِ محدّثین رَحِمَہُم اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ نابالغ کی اِمامت میں بالغ مرد و عورت کی نماز نہیں ہو گی۔ کبیری وجوہرہ وہندیہ خزانۃ العلوم و خزانۃ المفتین ودیگر فتاویٰ اور کُتُبِ معتبرہ فقہ میں لفظ الاصح واقع ہوا ہے اور ''ردالمختار و محیط وعالمگیر وبدائع ومبسوط سرخسی وابوالمکارم شرح مختصر وقایہ وفتاویٰ کبیرہ''

[35] (الحلبي الكبير المسمى تتمة سنن الصلاة ، فصل فی التراويح، 197/2، دار الكتب العلمية، الطعة الاوعلى 2020)

[36] العناية شرح الهداية، كتاب الصلاة ،باب الإمامة ،357/1، شركة مكتبة ومطبعة مصفى البابي الحلبي وأولاده بمصر ،الطبعة: الأولى، 1389 هـ 1970 م

[37] (فتاویٰ رضویہ، 478/6، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن ،لاھور، اشاعت 1415ھ 1994ء)

وغیرہ میں لفظ والمختار أنه لا یجوز[38] یعنی مختار مذہب یہ ہے نابالغ کی اِقتِدا ناجائز ہے۔اور "جوہر ہ وہدایہ وفتح القدیر وعالمگیر وشامی باب اِمامت اور منتیہ المصلی و مستخلص الحقائق وعنایۃ وفتح المعین حاشیہ ملا مسکین وکنز الحقائق ومراقی الفلاح و ملا مسکین بر کنز الدقایق وابو السعود رومی حاشیہ ملا مسکین ومنحتہ الخالق و عمدۃ الرعایۃً وعینی بر کنز الدقائق وفتاویٰ کبیر و ابو القاسم حاشیہ شرح وقایہ" وغیرہ میں فتویٰ کی تَصریح ہے اور فنِ اِفتاء میں یہی لفظ سب سے زیادہ موکدہ (تاکید کے ساتھ) ہے۔ "منحتہ الخالق از نہر الفائق" نقل کرکے لکھا کہ تراویح میں نابالغ کی اِمامت بِالا جماع ناجائز ہے چنانچہ فرمایا:

أَمَّا التَّرَاوِيحُ فَلَا يَجُوزُ إِجْمَاعًا[39] یعنی بہر حال تراویح تو بالا جماع ناجائز ہے۔

اور "فتاویٰ کبیر از ابو القاسم حاشیہ شرح وقایہ از خلاصۃ الفتاوی" میں لکھا کہ وہ به نأخذ۔ (ہم اسی قول کو لیتے ہیں) یہ الفاظ بھی اِجماع پر دلالت کرتے ہیں۔

عذرھائے لنگ یعنی لنگڑے عذر: نیم مُلّا اور وہابیہ غیر مقلدین اور ٹیڈی مُجتہِدین جواز کے مندرجہ ذیل دلائل قائم کرتے ہیں کچھ امام شافعی رحمۃاللہ علیہ کا ادھار کھاتہ ہے کچھ اُن کا زعمِ فاسد (گمان فاسد)۔

(۱) غیر بالغ صحابی نے نماز پڑھائی بالغ مرد صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُن کے پیچھے نماز ادا کی حضور ﷺ نے بھی نہ روکا۔

(۲) اِمام حسن مجتبیٰ بن اِمام الاولیاء سیّدنا علی المرتضیٰ غیر بالغ بچے تھے اُنہیں اِمام بنا کر ایسے ہی اپنے غلام کو اُن کو اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین تراویح کی نماز ادا فرماتی تھیں۔

(۳) اَحناف کے مشائخِ بلخ سمرقند، بُخارہ و مشائخِ عراق نصیر بن یحییٰ حنفی اِمام اور اِمام محمد بن المُقاتل رازی حنفی اور اِمام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک نابالغ کی اِمامت جائز ہے اتنی بڑی کثیر التعداد اَحناف اَئِمّہ وعُلماء کو ٹھکرا کر عدمِ جواز کی رٹ لگانا کہاں تک صحیح ہے۔

جوابات: غیر بالغ صحابی کی اِمامت سب سے زیادہ قوی اور مضبوط دلیل سمجھی جاتی ہے حالانکہ اُس میں دلیل صَریح نہیں اِجتہادی ہے۔

اصل حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت عَمرو بِن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ طیبہ کے راستے میں ایک جگہ رہا کرتے تھے وہاں کے آنے جانیوالے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جو مدینہ منورہ سے واپس آتے ہم اُن سے حالات پوچھا کرتے تھے لوگوں کا کیا حال چال ہے جو صاحبِ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی کیا خبر ہے؟ وہ لوگ حالات بیان کرتے وہ کہتے ہیں مجھ پر وحی آتی ہیں یہ آیتیں نازل ہوئیں یہ کم عمر بچہ تھا وہ جو بیان کرتے میں اُس کو یاد کرلیا کرتا اِسی طرح مسلمان

---

[38] فتح القدير للكمال بن الهمام، كتاب الصلاة، باب الإمامة، 358/1، شركة مكتبة ومطبعة مصفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الأولى، 1389 هـ 1970 م

[39] (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، 381/1، دار الكتاب الإسلامي، تاريخ النشر بالشاملة: 8 ذو الحجة 1431)

ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سا قرآن شریف یاد ہو گیا تھا۔ عرب کے سب لوگ مسلمان ہونے کے لئے مکہ والوں کا انتظار کر رہے تھے جب مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو ہر جماعت اِسلام میں داخل ہونے کے لئے حاضرِ خدمت ہوئی میرے باپ بھی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ ساری قوم کی طرف سے قاصد (ایلچی) بن کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور ﷺ نے اُن کو شریعت کے اَحکام بتائے اور نماز سکھائی، جماعت کا طریقہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو تم میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ اِمامت کے لئے اَفضل ہے چونکہ آنے والوں سے آیتیں سن کر ہمیشہ یاد کر لیا کرتا تھا اِس لئے سب سے زیادہ حافظِ قرآن میں ہی تھا۔ سب نے تلاش کیا تو مجھ سے زیادہ حافظِ قرآن کوئی بھی قوم میں نہ ملا تو مجھ کو ہی اُنہوں نے اِمام بنایا میری عمر اُس وقت چھ سات (6-7) سال کی تھی جب کوئی مجمع ہوتا یا جنازہ کی نماز کی نوبت آتی تو مجھ کو ہی اِمام بنایا جاتا۔[40] (بخاری و ابوداؤد)

جواب ۱: حدیث شریف بہمہ (مکمل) پہلو سے صرف اتنا ظاہر ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے نابالغ کی اِمامت کا حکم نہیں فرمایا نہ صراحۃً نہ کنایۃً صرف اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی اور کو اِمامت کا اہل نہ پا کر اُس کے اِس ارشاد سے اِجتہاد کیا کہ جس کو تم میں سے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ اِمامت کے لائق ہے اور نہ ہی کسی اور حدیث شریف میں نابالغ کی اِمامت کا فرمانِ نبوی ﷺ ہے نہ صراحۃً نہ کنایۃً تو اجتہاداتِ صحابہ قابل قبول ہیں لیکن ترجیحات اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہوتی ہے جو علم و عمل اور فَقاہت میں فائق (اعلیٰ) ہوں جیسے یہاں حدیثِ ہٰذا کے مُجتَہِدین وہ صحابہ ہیں جن کے اَسماء (نام) تک معروف (مشہور) نہیں اور ہمارے مؤقف کے مُجتَہِدین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ ہیں اِسی قاعدہ پر اَحادیثِ مختلفہ البیان سے فقہ اسلامی چل رہی ہے۔

جواب ۲: حدیث شریف میں وضاحت موجود ہے کہ یہ اِمامتِ غیر بالغ فتحِ مکہ کے فوراً بعد کو ہوئی اُس کے بعد کافی عرصہ مسائل و اَحکام کا ترتیب ہوتے رہے۔ مانا کہ صحابہ کرام کے اِجتہاد سے جواب مل سکتا ہے لیکن اُن کا اجتہاد دائمی (ہمیشگی والا) نہ رہا کیونکہ اُن کے اِس واقعہ کے بعد کہیں پتہ نہیں چلتا کہ اُنہوں نے ہمیشہ غیر بالغ اِمام کے پیچھے پڑھی بلکہ اُن کے اِس دفعہ پڑھنے کے بعد غیر بالغ کی اِمامت کی مجہولیت بتاتی ہے کہ اُنہوں نے اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل یا اُن سے سن کر اجتہاد کو کالعدم منسوخ کی طرح بنا دیا اور ہے بھی یوں ہی کہ اَحادیثِ مبارکہ کے ماہر کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام نہ صرف اپنے اجتہادات بلکہ جو روایات حضور ﷺ سے سنیں اور پھر اکابر صحابہ کرام سے اُن کا نسخ یا خلافِ عمل پایا تو اِجتہادات اور روایات پر عمل گناہ سمجھا اِس لئے کہ قاعدہ ہے منسوخ و متروک العمل روایت پر عمل کرنا گناہ ہے۔ اِس کی تفصیل آئیگی۔ ان شاء اللّٰہ

روایتِ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے جوابات: (۱) حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اِمام بنانے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ وہ غیر بالغ تھے تاریخ میں اُن کے بُلوغ و غیرِ بُلوغ کی تَصریح نہیں۔

(۲) مانا کہ وہ غیر بالغ تھے کہ یہ بھی اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منجملہ اِجتہادات سے ہے لیکن اُن کے اجتہاد کا موازنہ مذکورہ بالا شخصیات سے کر لیں درجنوں مسائل پر اُن کے اجتہاد سے عمل نہیں جبکہ اُن کے بالمقابل مذکورہ شخصیات میں سے بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بعض ایک بزرگ ہوں۔

---

[40] (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب: من شهد الفتح، .1564/4، الحديث 4051، الناشر: (دار ابن كثير، دار اليمامة) – دمشق، الطبعة: الخامسة، 1414 هـ 1993 م)

(۳) سیّدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کواُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کااِمام بنانے والی روایت سنداً صحیح نہیں اگر ہو تواُس کا وہی جواب ہے جو مذکورہ یعنی اُن کا اجتہادی اَمر تھا۔

فائدہ: روایت سنداً صحیح ہوجائے توروافِض کی رو میں خوب ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اَہل بیت سے کتنا پیار تھا کہ باوجود یہ کہ آپ کے بھائی، بھتیجے، بھانجے بھی توحافظ القرآن اورامامت کے لائق تھے لیکن اِمام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجیح دی یہ اُن سے پیار محبت کی دلیل ہے۔

مشائخِ احناف کے اَقوال سے اِستدلال کے جوابات: (۱) جتنی عبارات ہم نے نقل کی ہیں یااُن کے علاوہ جہاں بھی لفظ مشائخ اِس بحث میں واقع ہوا ہے اُن سے مشائخ ِ سمرقند اور بخارہ اور مشائخِ عراق ہیں۔(قاضی خان) اور وہ بھی بعض کیونکہ مُجوِّزین (تجویز کرنے والے) مشائخ کی تصریح جہاں بھی ہم نے نقل کی یا اُن کے علاوہ اور کُتُبِ فقہ میں ہے اُن میں لفظ عامۃ المشائخ واقع ہے چنانچہ یہ قاعدہ مقدّمہ ''شرح وقایہ و ردالمحتار (شامی)'' میں موجود ہے۔اِس تحقیق کے بعد خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ اکثریت کے سامنے بعض کے قول کی وُقعت (حیثیت) کیا ہے اگر یہی بات مخالفین کی مان لی جائے تو پھر اِسلام کے اکثر مسائل واَحکام کو خدا حافظ کہنا پڑے گا حالانکہ ماہرینِ فقہ نے یہی ضابطہ (قاعدہ) لکھا کہ جہاں اکثر واَقل (زیادہ اور کم) کے اَقوال جمع ہوجائیں تو ترجیح اکثریت کو ہوگی چنانچہ امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''ردالمحتار جلددوم کتاب القضاء'' میں ترجیح فرماتے ہیں:

وھو وجه من وجوه الترجیح[41] یعنی ترجیح کے وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے۔

یعنی اکثر کا قول لیا جائے اور بعض کا قول چھوڑ دیا جائے۔

ہمارے دور کے ٹیڈی مُجتہدِین پروفیسر، ڈاکٹر، وُکلاء اور نئی تہذیب کے دلدادگاں علماء اِسی بیماری میں مبتلا ہیں اور یہ راستہ اُنہیں مودودی نے گھڑ دیا ہے اور اُس کی بنیاد غیر مُقلّدِین کبھی اور اُن سے پہلے اَہلِ ہَوا[42] مُبتَدِعِین (بدعت کرنے والے) اِسی حَربے کو استعمال کرکے اپنے مذہب کی بنیاد کھڑی کرتے تھے۔

جواب ۲: ہمارے فُقہائے اَحناف رَحمَہُم اللہ کے شُرّاح (شارحین) کی عادت رہی ہے وہ ہَمہ (تمام) قسم کے اَقوال وروایات شاذّہ وغریبہ ونوادر اپنی تصنیفات میں درج فرماتے کہ مُحقّقین ہَمہ اَقوال پر نظر رکھ کر یقین کرے کہ اَقوال وروایات ناقابلِ عمل ہیں آخر میں وہ قول نقل فرماتے جو اَحناف کا مُفتیٰ (جس پر فتویٰ) بھی ہے جیساکہ فقیر کی عبارت نقل کردہ اور دیگر عبارات پر غور فرمالیں مثلاً ''جوہرہ نیرہ شرح قدوری'' میں نصیر بن یحییٰ کا قول نقل کرکے اُن سے مافَوق (عظیم) بلکہ رئیس الحنیفہ اِمام شمس الاَئمّہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول لکھا کہ والصحیح انه لا یجوز[43] یعنی اور صحیح یہ ہے کہ ناجائز ہے۔

صاحبِ ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت کو دیکھ لیں کہ حَنفیّت کے علاوہ دوسرے مذاہب کے اَقوال نقل کرکے اپنے مذہب کو لکھ کر پھر خوب اُس پر دلائل قائم فرماتے ہیں اِس سے ہمارے اَحناف کے تحقیقی میدان کا دوسرے مذاہب پر خوب رُعب (دبدبہ) تھا لیکن افسوس جہالت ہمارے سر پر چڑھ گئی اور

---

[41] (سبل الھدی والرشاد في سيرة خير العباد، في بيعة العقبة الثالثة، تنبيهات، 208/3، دار الكتب العلمية، 2012م)

[42] (اسلام کے وہ فرقے جن کے اصول اہلِ سنت سے قدرے مختلف ہوں، جیسے رافضی، خارجی، جاریہ، قادریہ وغیرہ)

[43] (الجوهرة النيرة على مختصر القدوري Page 176، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، 119/1، الطبعة: 1895م)

ٹیڈی مُجتَہِدین کو اُس سے فائدہ اُٹھا کر سرمایہ داروں میں اثر و رُسوخ پیدا کر کے پھر اُنہیں خوش کرنے کے لئے اپنی مَن مانی کرنے پر ایسے مختلف اَقوال سے اِستدلال کرتے یا کم از کم بطورِ حوالہ پیش کر دیتے ہیں۔

جواب ۳: ہماری نقل کردہ روایات میں مشائخ کے علاوہ دو اَئِمّہ کے اَسماء آئے ہیں۔مشائخ کا جواب اُوپر مذکور ہوا اب دو اَئِمّہ کی کہانی سنئے۔نصیر بن یحییٰ ہمارے اَئِمّہ کِبار یعنی اِمام ابو یوسف اور اِمام محمد کے شاگردوں کے شاگرد ہیں اُن کے قول پر کسی نے فتویٰ نہیں دیا بلکہ اُن کے بالمقابل اُن سے فقہ میں عَدیمُ النَّظائر (بے مثال) اَئِمّہ کے فتاویٰ موجود ہیں۔

جواب ۴: محمد بن مقتال رازی رحمۃاللہ علیہ کا قول بھی اسی طرح ہے اس لئے کہ موصوف بھی ہمارے اَئِمّہ کِبار کے شاگردوں کے شاگرد ہیں علاوہ ازیں اُن کی عبارت پر مخالفین نے غور ہی نہیں فرمایا جہاں بھی اُن کا قول منقول ہے لفظ عَنْ سے ہے نہ کہ عِنْدَ سے۔

عن و عند میں فرق: فُقہاء و محدّثین رَحِمَہُم اللہ کی اِصطلاح میں عِنْدَ کا لفظ کسی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے چنانچہ بارہا (اکثر) سب پڑھتے ہیں كذلک عند بحنفيه و غيره و غيره اور عن نقلِ مذہب و قول کی دلیل میں عام ہے۔عن فلاں بن فلاں و غيره۔ [44]

خاتمہ: فقیر اس بحث میں فُقہاء کرام کے فیصلے عرض کرتا ہے اِس سے نہ صرف نابالغ کی اِمامت کا مسئلہ حل ہو گا بلکہ ٹیڈی مُجتَہِدین کے تمام حَربے (سازشیں) ناکام ہونگے۔ان شاء اللّٰہ

ضابطہ فتویٰ: فُقہاء کرام کی تصانیف میں دو قسم کی عبارات ہوتی ہیں۔

(۱) ظاہر الراوایۃ (۲) اَقوال العلماء و المشائخ

جب اِن دونوں میں تَعارُض (اختلاف) ہو تو "ظاہر الراوایۃ" کی طرف رُجوع واجب ہے جیسے نابالغ کی اِمامت کے بارے میں دونوں طرح کی عبارات ہم نے نقل کر کے "ظاہر الراوایۃ" کی ترجیح دیتے چلے آئے اِس قاعدہ کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) اِبنِ نُجیم مصری "بحر الرائق مصرف زکوٰۃ" میں لکھتے ہیں:

إذا اختلف التصحيح وجب الفحص عن ظاهر الرواية والرجوع إليها [45]

یعنی جب تصحیح مسئلہ میں اِختلاف ہو تو "ظاهر الراوایۃ" کی تلاش اور اُس کی طرف رُجوع واجب ہے۔

(۲) یہی اِبن نُجیم رحمۃاللہ علیہ اسی "کتاب بحر الرائق" کے "باب القضاء" میں لکھتے ہیں:

مَا خَرَجَ عَنْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ فَهُوَ مَرْجُوعٌ عَنْهُ وَالْمَرْجُوعُ عَنْهُ لَمْ يَبْقَ قَوْلًا لَهُ [46]

یعنی جو مضمون "ظاهر الراوایۃ" سے خارِج ہو وہ مرجُوع عنہ ہے یعنی اُس قول سے اِمام صاحب نے رُجوع فرمالیا تھا اور مرجُوع عنہ اِمام صاحب کا قول ہی متصَوَّر نہ ہو گا۔

---

[44] (یہ قاعدہ مع امثلہ مقدمہ شرح وقایہ و عنایہ و فتح القدیر وغیرہ میں ہے)

[45] (البحر الرائق شرح كنز الدقائق ، كِتَابُ الصَّلَاةِ، آدَابُ الصَّلَاة، 334/1، دار احياء التراث العربي، الطبعة: الاولى 1422 هـ 2002 م)

[46] (البحر الرائق شرح كنز الدقائق ، كتاب القضاء ، فصل تقليد من شاء من المجتهدين للإفتاء، 294/6، دار الكتاب الإسلامي)

(۳) مولانا سراج مہندی رحمۃ اللہ علیہ تو "شیخ شریحایه" میں لکھتے ہیں: ما رجع عنه المجتهد لا يجوز الأخذ به [47] (کمافی الشامی)

یعنی جس قول سے مُجتَہد رُجوع فرمالے اُس پر عمل ناجائز ہے جیسا کہ شامی میں ہے۔

(۴) حضرت شیخ شرنبلالی عقد الفريد في جواز التقليد میں اس قاعدہ علت بتاتے ہیں: لكون المرجوح صار منسوخا [48]

یعنی اِس لئے کہ مرجوع قول منسوخ ہو جاتا ہے۔

(۵) اِمام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "فتاویٰ شامی جلد اول" میں لکھا کہ ینبغي عدم العدول عن ظاهر الرواية سے عُدول نہ کرنا واجب ہے [49] اِس پر بے شمار حوالہ جات پیش کئے جا سکتے ہیں اِختصار کے پیشِ نظر اتنا کافی ہے۔

منسوخ پر عمل کرنے کا حکم: منسوخ قرآنی ہو یا حدیثی یا اجتہادی اُس پر عمل کرنا گمراہی اور سخت گناہ۔ اِس قاعدہ کی تصریحات وعیدات ملاحظہ ہوں۔

(۱) "بحر الرائق درمختار" سے نقل کرکے فرمایا: وأن الحكم والفتيا بالقول المرجوح جهل وخرق للإجماع. [50]

یعنی مرجوع قول پر فتویٰ دینا جہالت اور اِجماع کی مخالفت کرنا ہے۔

(۲) ابراہیم مداری مُحشّی "در المختار" فرماتے ہیں:

أولى من هذا بالبطلان الإفتاء بخلاف ظاهر الرواية إذا لم يصحح والإفتاء بالقول المرجوع عنه. [51]

یعنی یہ بہتر ہے کہ قولِ مرجوع عنہ پر فتویٰ دینا باطل ہے۔

(۳) علامہ ابن قطلوبغا اِبنِ ہمام کے تِلمیذِ عزیز "الفتاوى الوَلْوَالجية" سے نقل کرکے لکھتے ہیں:

اعلم أنّ مَن يكتفي أن يكون فتواه أو عمله موافقاً لقولٍ أو وجهٍ في المسألة، ويعملُ بما شاءَ من الاَقوال أو الوجوهِ من غير نظرٍ في الترجيح، فقد جهلَ وخرقَ الإجماع. [52]

یعنی جان لو کہ جو اِس بات پر اِکتفاء کرتا ہے کہ اُس کا نظریہ کسی ہی اَقوال یا وجہ کے موافق ہو جائے اور ترجیح کا خیال نہیں رکھتا تو وہ جاہل ہے اور اِجماع کا مخالف

مقدمہ "شرح وقایه" میں لکھا کہ "شامی، جلد اول" میں ہے:

---

[47] (رد المحتار على الدر المختار، مقدمة، 67/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992م)

[48] (مجموعة رسائل ابن عابدين، 49/1، اسلام کتب)

[49] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، 82/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992م)

[50] (رد المحتار على الدر المختار، مقدمة، 74/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992م)

[51] (رد المحتار على الدر المختار، مقدمة، 75/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992م)

[52] (عمدة الرعاية بتحشية شرح الوقاية، مقدمة العمدة، 60/1، مركز العلماء العالمي للدراسات وتقنية المعلومات)

فقد مر أن القول الضعيف في حكم المنسوخ وأن الحكم به جهل وخرق للإجماع[53]

یعنی اور بارہا گزرا کہ ضَعیف قول(فقہاء) منسوخ کے حکم میں ہے اور اُس پر حکم لگانا(عمل کرنا) جہالت اور اِجماع کے خلاف ہے۔

طالبانِ حق: جس طرح کہ سب کو معلوم ہے کہ اَحکامِ منسوخہ پر بوقتِ ضرورت بھی عمل نہیں کیا جاسکتا مثلاً گدھا کی حِلت منسوخ ہوگئی اب مہنگائی کے دور میں کوئی کہے کہ اُس کی حِلت اَحادیث میں جب موجود ہے اور ضرورت سخت ہے اِس لئے مہنگے بکرے کے گوشت کے بجائے اپنے گھر کا سستا گدھا کھالیا جائے تو کوئی سنجیدہ انسان ایسی حرکت نہ کرے گا بلا تمثیل یوں سمجھ لیں کہ تراویح کے لئے رمضان المبارک میں حُفّاظ کرام کا ملنا مشکل سے مشکل تر ہوجاتا ہے اپنا ننّھا حافظ موجود ہے تو کسی کی محتاجی کیوں؟اُس کے لئے بھی یہی کہا جائے گا کہ فقہاء کرام کی ''ظاہر الراوایۃ'' سے جواز والی روایت کو منسوخی کرچکی ہیں اب کسی کے کہنے پر منسوخ حکم پر عمل کرنا ایسے ہی ہے جیسے گدھے کا گوشت۔

فیصلہ شافعی المذھب: حضرت اِمام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی مُتوفّٰی ۲۰۴ ؁ کتاب ''قیام اللیل، صفحہ ۰۲'' میں کلامِ طویل کے بعد فیصلہ فرمایا کہ

وَالَّذِي أَقُولُ بِهِ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْأَغْلَبَ مِنْ أَمْرِ الصِّبْيَانِ أَنَّهُمْ لَا يَتَعَاهَدُونَ طَهَارَةَ أَبْدَانِهِمْ وَثِيَابِهِمْ , وَالطَّهَارَةَ لِلصَّلَاةِ عَلَى مَا تَجِبُ , وَلَا يَعْرِفُونَ سُنَنَ الصَّلَاةِ , وَلَا النِّيَّةَ , وَلَا الْإِخْلَاصَ لَهَا , وَلَا الْخُشُوعَ فِيهَا الخ قَالَ: فَأَكْرَهُ أَنْ يُتَّخَذَ الصَّبِيُّ إِمَامًا[54] (مختصر قيام الليل ،باب إمامة الغلام الذي لم يحتلم في قيام رمضان وغيره)

یعنی اِس بارے(نابالغ) کی اِمامت میں کہتا ہوں کہ عموماً بچوں کی عادت ہے کہ جسم اور کپڑے کی پاکی پلیدی کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی طہارت کے وُجوب کی ادائیگی کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی نماز کے طریقے سمجھتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں نیت کا خیال ہوتا ہے اور نہ اِس کے اِخلاص کی اُنہیں خبر ہوتی ہے اور نماز کے خُشوع سے تو بالکل نادان ہوتے ہیں اِسی لئے میں تو مکروہ سمجھتا ہوں کہ اُن کی اِمامت جائز کہوں۔

خوب سے خوب تر: اِمام مروزی نے شافعی المذہب ہوکر خوب اور بہترین فیصلہ فرمایا غیر مقلدین کو اُن کی قیام اللیل پر بڑا ناز ہے تو اِسی قیام اللیل میں نابالغ کی اِمامت کے عدمِ جواز پر عقلی دلیل بھی قائم کردی اور ہے بھی حق اِس لئے کہ نماز بچوں کا کھیل نہیں معراج المؤمنین ہے۔ اُس کا اِمام بچہ نہیں جوان ہونا چاہیے اور اِمام مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے فطرتِ بچگان کی ترجمانی کی ہے اور فقہ کا جوہر بتایا ہے کہ قوانین وضوابط عُموم پر چلتے ہیں نہ کہ خوّاص پر اِسی لئے کوئی یہ نہ کہے کہ تمام بچے تو ایسے نہیں ہوتے فقہ کا ماہر جانتا ہے کہ اگر خصوصی لحاظ رکھا جائے تو مسائل کا اِستنباط کس طرح ہو۔

آخری عقلی دلیل: غیر بالغ اَحکامِ شَرع کا مُکلَّف نہیں یوں سمجھئے کہ اُس کا خزانہ اِسلام کے رجسٹر پر اُس کا کھاتہ نہیں اُس کی ہر نیکی ماں باپ یا اُس کے مربّی کے کھاتہ میں جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نماز توڑدے، غلط پڑھے اُس پر مُواخذہ(گرفت) نہیں جب اِمام بنے گا اُس کے پیچھے بالغ نماز پڑھے گا تو اُس کی نماز

---

[53] (رد المحتار على الدر المختار ، مقدمة ،1/77، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ 1992م)

[54] (مختصر قيام الليل،باب إمامة الغلام الذي لم يحتلم في قيام رمضان وغيره ،1/243،الناشر حديث اكادمي،الطبعة: الأولى، 1408 ھ 1988 م)

اِس لئے نہیں کہ جب اُس کا اپنا کھاتہ نہیں ہے تو تمہاری نماز کا اِمام ضامن (ذمہ دار) کیسے ہے جیسے کہ حدیث شریف میں ہے اور ضامن عند اللہ (اللہ کے نزدیک) بالغ بن سکتا ہے اور تمہاری تَعزیرات (قوانین) میں بھی یہی قاعدہ ہے تو تم نے بالغ کو بارگاہِ حق میں ضامن پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی ضمانت مانی ہی نہیں اگرچہ تم اپنی غلط خیالی سے سمجھ رہے کہ ہماری ضمانت ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس نماز کا حساب لے گا اور تم کہو گے ہمارا ضامن۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تو ضامن بن ہی نہیں سکتا جیسا کہ میرے محبوب ﷺ نے آگاہ فرمایا تھا تم نے میرے محبوب ﷺ کے فرمان کی قدر نہ کی۔ اب اُس نماز کا حساب دو جو ضامن کے بغیر ادا ہوئی۔ غور فرمایئے کہ آپ نے نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھی سالم (پورا) مہینہ دُکھ بھی اُٹھایا لیکن ثواب کے بجائے کل عذاب میں مبتلا ہوگئے تو پھر کیا کروگے؟

(۳) اِمام قوم کا نمائندہ ہوتا ہے جیسے ظاہری حکومتیں غیر بالغ کو نمائندہ نہیں مانتی۔ اَحکم الحاکمین کی بارگاہ تمہاری حکومتوں سے ہر طرح سے بالا تر ہے۔

(۴) اِمام تمام مقتدیوں کا بوجھ سر پر رکھتا ہے گویا وہ انجن (Engine) ہے اور مُقتدی ڈبّے تو تمہاری گاڑی ایسے کمزور انجن (Engine) سے خاک چلے گی جو فطرتی طور پر نہایت کمزور ہے اِسی لئے تو اُسے اللہ تعالیٰ نے بُلوغت تک مُہلت دی ہے کہ وہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کرے۔

سنّ بُلوغ: اِس کے لئے اصل تو یہ ہے کہ اُسے اِنزال (منی کا اخراج) ہو لیکن یہ تو وہ خود بتائے گا جب اُسے احتلام سے معلوم ہوگا یا شادی شدہ ہو تو اِسی لئے فُقَہاء کرام نے سَنّ بُلوغ پندرہ (15) سال کامل مقرّر کی ہے لیکن بعض ممالک سخت گرم ہوتے ہیں تو ایسے ممالک یا گرم مزاج بچوں کی سَنّ بُلوغ مدّت بارہ (12) سال ہے لیکن اُس بچے پر مُنحَصِر ہے کہ وہ مذکورہ علامت کے تحت دعویٰ کرتا ہے تو مان لیا جائے گا۔[55] (عالمگیری)

نوٹ: بارہ (12) سال والی بات کمزور بھی ہے اُس میں پہلی بات تو وہی کہ لڑکا دعویٰ کرتا ہے اور اُس کی بُلوغت کی حیثیت بھی بتائے اور ساتھ اُس کے ہَمجولی (ہم عمر) بھی اُس سن (سال) میں بالغ ہو چکے ہیں۔ (درمختار، بہار شریعت شریف ملخصاً)

فیصلہ: بُلوغت کا عام قاعدہ پندرہ (15) سال ہے ایک دن بھی کم ہوگا تو اَحکام کا تَرَتُّب (مرتب) نہ ہو سکے گا۔ لڑکی کی بُلوغت 12 سال بصورت دیگر نو (09) سال اِس کے لئے بھی اصل وہی ہے کہ اَیّام ماہواری (حیض کے دن) شروع ہوں وغیرہ وغیرہ۔

تمت بالخیر

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

---

[55] (الفتاوى الهندية، كِتَابُ الْحَجْرِ، الْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَعْرِفَةِ حَدِّ الْبُلُوغِ، 61/5، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 ھ)